مثالی

ازدواجی زندگی

کے سنہری اصول

خوشگوار اور کامیاب
ازدواجی زندگی
گزارنے کے لئے
رہنما کتاب

محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد

+92-041-2618003

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شوہر کا دل
جیتنے کے طریقے

از افادات

پیر طریقت رہبر شریعت مفکر اسلام

محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

شوہر کا دل جیتنے کے طریقے

الحمد لله و کفی و سلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ اما بعد!

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم ○

بسم الله الرحمن الرحیم ○

و من ایته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیها و جعل بینکم مودة و رحمة ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون ○

سبحان ربک رب العزة عما یصفون○ و سلام علی المرسلین○

والحمد لله رب العالمین○

اللهم صل علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد و بارک وسلم

عورت مرد کیلئے ایک حسین تحفہ

اللہ رب العزت نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو وہ جنت کی نعمتوں میں رہ رہے تھے مگر پھر بھی ان کی طبیعت کے اندر ایک اضطراب تھا۔ ایک بے چینی سی تھی۔ اس اضطراب اور بے چینی کو دور کرنے کے لئے اللہ رب العزت نے اماں حوا کو پیدا فرمایا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لیسکن الیھا۔ کہ ہم نے ان کو اس لئے پیدا کیا کہ آدم علیہ السلام اس سے سکون پائیں۔ تو گویا عورت اللہ رب العزت کی طرف سے مرد کی زندگی میں سکون پیدا کرنے کا ایک حسین تحفہ ہے۔ عورت اگر نیک ہو تو یہ جنگل میں منگل بنا سکتی ہے۔ ویران جگہ کو گلستان بنا سکتی

ہے۔ اگر اس پر شرافت اور نیکی غالب ہو تو یہ گلاب کا پھول ہے، چمپا کی کلی ہے۔ نیلوفر کی پتی ہے۔

نبی علیہ السلام نے نیک خاتون کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا

الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المرءۃ الصالحہ .

[دنیا ایک متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع وہ نیک بیوی ہے]

تو دنیا میں سب سے بڑا انعام مرد کے لئے نیک بیوی کا ہونا ہے۔

بہترین مرد کون؟

اسی طرح مردوں میں جو اپنی بیوی کے لئے زیادہ بہتر وہ ہے جو ان کا خیال رکھتا ہے، حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے، ان کو محبت و پیار دیتا ہے، ان کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور ان کی زندگی کے اندر خوشیاں لے کر آتا ہے۔ اس نیک مرد کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

خیارکم خیارکم لنساء .

کہ مردوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مر اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔ گویا بیوی کے لئے جو انسان بہتر ہوگا وہ بہترین خاوند ہوگا۔ جو ماں کے لئے بہتر ہوگا وہ بہترین بیٹا ہوگا۔ تو ہر مرد کو چاہیے کہ وہ بہترین بیٹا بنے، بہترین بھائی بنے، بہترین خاوند بنے اور بہترین باپ بنے۔ اور یہ نعمت کیسے نصیب ہوسکتی ہے۔ جب انسان کے اندر اچھے اخلاق ہوں، عادات اچھی ہوں، رہن سہن کے طریقے جانتا ہو، دوسرے کا دل جیت لے اور دوسروں کے غموں کو دور کر کے ان کے دلوں کو خوشیوں سے بھر دے،

نکاح کے بغیر زندگی ادھوری ہے

اسی لئے ایک آدمی جس کا نکاح نہیں ہوا، حدیث پاک میں اس کو مسکین فرمایا

گیا اور جس عورت کا نکاح نہیں ہوا اس کو مسکینہ کہا گیا۔ تو اس سے اہمیت معلوم ہوتی ہے ازدواجی زندگی کی کہ وہ مکمل ہی نکاح کے بعد ہوتی ہے۔ مرد کی زندگی بھی ادھوری ہے جب تک بیوی ساتھ نہ ہو اور عورت کی زندگی بھی ادھوری ہے جب تک کہ مرد ساتھ نہ ہو۔ اور دین اسلام نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ بلکہ کافروں نے بھی یہاں تک کہہ دیا کہ

No life without wife

کہ بیوی کے بغیر تو کوئی زندگی ہی نہیں۔

مؤمنوں اور کافروں کی بیویوں میں فرق

مگر ایک فرق ہے۔ کافروں کی بیویوں میں اور مؤمنوں کی بیویوں میں۔ کافر لوگ یہ کہتے ہیں۔ اکثر ان کے ماحول معاشرے میں یہ بات سنی گئی کہ تین W ڈبلیو ایسے ہیں کہ جن کا کوئی اعتبار نہیں۔

ایک W سے Wheather (موسم)۔ وہ کہتے ہیں کہ موسم کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔ ابھی سورج نکلا ابھی بارش ہوگئی۔ ابھی گرمی تھی ابھی ٹھنڈ ہوگئی۔ اور واقعی فرنگیوں کے ملکوں میں موسم ہے ہی اسی قسم کا۔ تو ایک تو موسم کی پیشین گوئی کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

دوسرا W ڈبلیو سے Work۔ وہ کہتے ہیں کہ ابھی آپ کے پاس کام کوئی نہیں۔ اور ابھی آپ کے پاس کام کی بھرمار ہو جائے۔

اور تیسرا W سے Wife وہ کہتے ہیں کہ اس کا بھی کوئی بھروسہ نہیں۔ آج تمہارے پاس ہے کل کسی اور کے پاس ہوگی تو یہ تو کافروں کی بیویوں میں بات ہے۔

مگر مؤمن عورت، اور بیوی...... وہ تو اعتماد والی ہوتی ہے۔ وہ تو اللہ کی بندی ہو

تی ہے۔ وہ تو اللہ کے نام پر ایک عہد کر چکی ہوتی ہے۔ واخذن منکم میثاقا غلیظا۔ بہت پکا عہد کر چکی ہوتی ہیں۔ وہ مرتے دم تک اپنے عہد کو نبھاتی ہیں۔ اور اپنے شوہر کی دہلیز کو کبھی بھی چھوڑنا گوارا نہیں کرتیں۔

نکاح ایک پختہ عہد کا نام ہے

تو یہ جو نکاح ہے۔ یہ گویا کسی مرد کی زندگی کا ساتھی بننے کیلئے ایک پکا عہد ہے۔ کہ اب آج کے بعد ہماری خوشیاں بھی ایک ہوں گی اور ہمارے غم بھی ایک ہوں گے۔ ہم ایک گاڑی کے دو پہیوں کی طرح پوری زندگی گزاریں گے۔ اسی لئے نکاح کرتے وقت اگر مرد کی نیت ہو کہ میں نے تھوڑے سے دن اس کو رکھ کے فارغ کر دینا ہے۔ تو شریعت کا مسئلہ ہے کہ نکاح ہوتا ہی نہیں۔ تو گویا نکاح کا مقصود یہ ہے کہ ہم نے میاں بیوی بن کر زندگی گزارنی ہے اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کو ہم نے اپنے سر پہ لینا ہے۔ اس لئے اگر کوئی آدمی کہے کہ نکاح تو میں کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اس عورت کا میری میراث میں حصہ نہیں ہوگا تو یہ شرط نہیں مانی جائے گی۔ اس لئے کہ جب وہ بیوی بنی تو اب اس کو اس کی ہر چیز میں سے حصہ ملے گا۔ یہ نہیں ہے کہ ایک بیوی کو تو گھر میں بسایا اور دوسری بیوی کے ساتھ مزے اڑائے۔ تو شریعت نے اس کا راستہ ہی بند کر دیا کہ جب تم نکاح کرتے ہو تو صحیح معنوں میں اس کو اپنے پاس بسانے کی نیت سے نکاح کرو۔ اسی لئے اس کو شریک حیات کہتے ہیں۔ حیات کا مطلب زندگی، تو یہ زندگی کا ساتھی ہے۔ شادی کوئی فصلی بٹیروں والا کام نہیں ہوتا۔ کوئی Seasonal (موسمی) چیز نہیں ہوتی۔ شریک حیات زندگی کی ساتھی ہوتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی غمخوار

آپ اگر نبی علیہ السلام کی مبارک زندگی کو دیکھیں کہ جب وحی اتری تو ابتداء

وحی میں نبی علیہ السلام نے جا کر اپنے دل کا غم کس کے سامنے کھولا؟ اپنی بیوی کے سامنے۔ بیوی نے کمبل اوڑھایا بیوی نے لٹایا۔ بیوی نے تسلی کی باتیں کی۔ بیوی ہی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئی۔ تو دیکھیے زندگی کے اتنے بڑے بوجھ کے موقع پر بیوی ساتھ نظر آتی ہے۔ اور نبی علیہ السلام کی وفات کس حالت میں ہوئی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں آپ کا سر مبارک تھا۔ کیا ابوبکر و عمر نہیں ہو سکتے تھے۔ صحابہ کرام اس جگہ خدمت کے لئے نہیں ہو سکتے تھے۔ یقیناً ہو سکتے تھے۔ مگر اللہ کے محبوب ﷺ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ دیکھو تمہاری زندگی میں بیوی کی وہ حیثیت ہے کہ اگر تم دنیا کو چھوڑ کر بھی جانا چاہتے ہو تو بیوی کی گود سب سے زیادہ بہتر جگہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی آخری تعلیم

اب نبی علیہ السلام نے جب آخری لمحات میں جو باتیں کی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کان لگا کر وہ باتیں سنیں۔ آواز دھیمی تھی۔ نبی علیہ السلام فرما رہے تھے التوحید التوحید توحید کا خیال رکھنا۔ وما ملکت ایمانکم۔ اور جو تمہارے ماتحت ہیں تمہاری بیویاں ہیں اور دوسرے لوگ ہیں۔ تم ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ گویا نبی علیہ السلام کی مبارک زندگی کا لب لباب یہ تھا کہ بندہ اللہ کی توحید پر پکا رہے اور دوسرا جو ماتحت ہے جیسے بیوی سب سے بڑی اس معاملے میں ہے۔ تو اس کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

بیوی کی پریشانی انسان کو بوڑھا کر دیتی ہے

رحمٰن کے بندے اللہ سے دعا کرتے ہیں۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین (الفرقان)

(اے اللہ ہمیں ایسی بیویاں دے اور ایسی اولادیں دے جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں)

کہ جن کو دیکھیں تو دل باغ باغ ہو جائے، طبیعت میں فرحت پیدا ہو جائے، ترنگ آجائے، ایسی بیوی ہو اور ایسے بچے ہوں۔ اور جو بیوی انسان کے ساتھ موافقت نہ کرنے والی ہو، دین کے معاملے میں قدم ساتھ نہ بڑھانے والی ہو، یا دوسرے معاملات میں مرد کچھ کہے عورت کچھ کہے تو اس جیسا مظلوم انسان دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اس لئے حدیث پاک میں دعا کی گئی۔

اللھم انی اعوذبک من امرءۃ تشیبنی قبل المشیب

(اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایسی عورت سے جو بڑھاپے سے پہلے بندے کو بوڑھا کر دے)

نافرمان اور ناموافق بیوی بندے کو بوڑھا کرنے میں گھوڑے کی ڈاک کا کام کرتی ہے۔ اس لئے ایک نوجوان کی بیوی اس کے ساتھ Cooperate (تعاون) نہیں کرتی تھی۔ تو اس نے بیوی کو کہا کہ اچھا میں مر جاؤں تو تم شادی جلدی کر لینا۔ اس نے کہا، کیوں؟ کہنے لگا، اس لئے کہ جس سے شادی کروگی اس کو پتہ چل جائے گا کہ مجھے جوانی میں موت کیوں آئی۔ اس لئے کہ اگر انسان کے گھر کے اندر خوشیاں نہ ہوں تو اس کی زندگی زندگی نہیں رہتی، اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔

کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضرت۔ ماذا النکاح یہ نکاح کیا چیز ہے؟۔ آپ نے فرمایا۔ لزوم مھر کہ نکاح سے مہر لازم ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا ثم ماذا پھر کیا؟۔ فرمایا سرور شھر ایک مہینے کی لطف ولذت ہوتی ہے۔ اس نے کہا پھر کیا؟ فرمایا ھموم دھر زمانے کے غم ہوتے ہیں۔ اس نے کہا حضرت

پھر اس کے بعد کیا۔ فرمایا کسور ظہر پھر کمر دوہری ہو جاتی ہے۔ اس نے کہا پھر کیا؟ فرمایا دخول قبر بندہ قبر میں داخل ہو جاتا ہے۔

میاں بیوی کو باہم باعث سکون بننا چاہیے

اس لئے میاں بیوی کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیے۔ بیویوں میں سے سب سے بہتر بیوی وہ ہے جو خاوند کے ساتھ اچھی ہو، فرمانبردار ہو اور نیک ہو۔ یہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ ہے اور خاوندوں میں سے بہتر خاوند حدیث پاک میں فرمایا۔ خیارکم لنساء۔ وہ جو عورتوں کے لئے بہتر ہو۔ ان کے ساتھ الفت ومحبت کا سلوک رکھے۔ اچھی معاشرت رکھے۔ آپ اس سے اندازہ لگا سکتی ہیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں مردوں کو سفارش کی ہے۔ وعاشروهن بالمعروف تم اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی معاشرت رکھو۔ حیرت کی بات ہے کہ پروردگار عالم اپنے کلام میں عورتوں کی سفارش فرما رہے ہیں۔ اس لئے مفسرین نے لکھا ہے کہ جو آدمی اس آیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کریں گے کہ میرے بندے! تو نے میری سفارش کو قبول کر لیا تھا، آج میں تمہارے عملوں کو قبول کر لیتا ہوں۔ چنانچہ میاں بیوی دونوں کی ذمہ داری ہے کہ اچھی ازدواجی زندگی گزاریں۔

اچھی ازدواجی زندگی کی پہچان کیا؟ لتسکنوا الیھا کہ تم اس سے سکون پاؤ۔ تو جب بیوی کی زندگی میں سکون نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ خرابی موجود ہے۔ جب خاوند کی زندگی میں سکون نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ کہیں نہ کہیں خرابی موجود ہے۔ اگر میاں اور بیوی دونوں کی زندگی شریعت وسنت کے مطابق ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو پرسکون زندگی دیں گے۔ رزق کا کم ہونا...... ہاتھ کا تنگ ہونا۔ یہ

چیزیں انسان کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ زندگی کا حصہ ہیں۔ تو میاں بیوی دونوں کو پرسکون زندگی گزارنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

ایک سمجھدار خاوند کی اپنی بیوی کو نصیحت

چنانچہ ایک خاوند تھے۔ انہوں نے اپنی بیوی کو پہلی ملاقات میں یہ نصیحت کی۔ کہ چار باتوں کا خیال رکھنا۔

پہلی بات یہ ہے کہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔ اسی لئے میں نے آپ کو بیوی کے طور پر پسند کیا۔ اگر آپ مجھے اچھی نہ لگتیں تو میں نکاح کے ذریعے آپ کو گھر ہی نہ لاتا۔ آپ کو بیوی بنا کر گھر لانا اس بات کا ثبوت ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ تاہم میں انسان ہوں فرشتہ نہیں ہوں اگر کسی وقت میں غلطی کر بیٹھوں۔ تو تم اس سے چشم پوشی کر لینا۔ چھوٹی موٹی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دینا۔ غلطی تو انسان سے ہی ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ غلطی کو معاف کرنے کا دروازہ بند نہیں کرتے تو انسان کیوں کرے۔

اور دوسری بات یہ کہی کہ دیکھنا کہ مجھے ڈھول کی طرح نہ بجانا۔ بیوی نے کہا، کیا مطلب؟ اس نے کہا جب بالفرض اگر میں غصے میں ہوں تو میرے سامنے اس وقت جواب نہ دینا۔ مرد غصے میں جب کچھ کہہ رہا ہو اور آگے سے عورت کی بھی زبان چل رہی ہو تو یہ چیز بہت خطرناک ہوتی ہے۔ اگر مرد غصے میں ہے۔ تو عورت Avoid کر جائے اور بالفرض عورت غصے میں ہے تو مرد Avoid کر جائے۔ دونوں طرف سے ایک وقت غصے میں آ جانا۔ یہ یوں سمجھئے کہ رسی کو دونوں طرف سے کھینچنے والی بات ہے۔ ایک طرف سے رسی کو کھینچیں اور دوسری طرف سے ڈھیلا چھوڑ دیں تو وہ نہیں ٹوٹتی۔ اگر دونوں طرف سے کھینچیں تو پھر کھچ پڑنے سے وہ رسی ٹوٹ بھی جاتی ہے۔ اسی طرح میاں بیوی جب ایک وقت میں دونوں غصے میں

آجائیں گے تو ریاضی کے اعتبار سے وہ غصے کا Square (مربع) ہو جائے گی۔ اس کا نتیجہ خطرناک ہوتا ہے۔

تیسری نصیحت اس نے کی کہ دیکھنا مجھ سے راز و نیاز کی ہر بات کرنا مگر لوگوں کے شکوے اور شکایتیں نہ کرنا۔ چونکہ اکثر اوقات میاں بیوی آپس میں تو بہت اچھا وقت گزار لیتے ہیں۔ مگر نند کی باتیں اور ساس کی باتیں اور فلاں کی باتیں۔ یہ زندگی کے اندر زہر گھول دیتی ہیں۔ تو اس نے کہا کہ تم کسی کے شکوے شکایتیں میرے ساتھ زیادہ نہ کرنا۔

اور چوتھی بات اس نے یہ کہی کہ دیکھنا دل ایک ہے یا تو اس میں محبت ہو سکتی ہے یا اس میں نفرت ہو سکتی ہے۔ ایک وقت میں دو چیزیں دل میں نہیں سما سکتیں۔ تو اس کی وجہ سے اس آدمی کی زندگی بہت اچھی گزری۔ کیونکہ اس کی بیوی نے ان اصولوں کا خیال رکھا۔

ایک مرد اپنی بیوی سے کیا چاہتا ہے؟

ہر انسان کی فطرت اور سوچ جدا ہوتی ہے۔ تاہم دیکھا یہ گیا ہے کہ نوجوان مرد ہو اس کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ میری بیوی خوبصورت ہو...... خوب سیرت ہو ...... خوش مزاج ہو...... صبر و تحمل والی ہو...... مزاج شناس ہو...... اور پاکدامنی کی زندگی گزارنے والی ہو۔ مرد عورت کی ہر غلطی کو معاف کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی پاکدامنی سے متعلق غلطی کو معاف نہیں کرتا۔ یہ عجیب بات ہے کہ خود بھی اسی گناہ میں ملوث ہو گا مگر چاہے گا میری غلطی معاف ہو جائے۔ لیکن جب بیوی سے یہ گناہ سرزد ہو جائے۔ تو کسی قیمت پر اس کو رکھنے کو تیار نہیں ہوتا۔ تو مرد کی نظر میں عورت کی ہر غلطی معاف ہونے کے قابل ہے لیکن اگر اس کا کردار بگڑ گیا تو پھر وہ مرد کی نظر میں رکھنے کے قابل نہیں ہو گی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے ماں باپ خود جیسے بھی ہوں

مگر دل میں یہ تمنا ہوتی ہے کہ میری اولاد نیک بنے۔ بے نمازی لوگوں کو دیکھا جن کا مسجد سے رابطہ بھی نہیں ہوتا اولاد کے بارے میں وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ میری اولاد نیک ہو۔ اسی طرح مرد کی فطرت اللہ نے ایسی بنادی کہ یہ چاہتا ہے کہ میری بیوی پاکدامنی کی زندگی گزارنے والی ہو۔ اگر مرد کی عمر ذرا بڑی ہے تو وہ یہ چاہتا ہے کہ عورت عقل سمجھ میں مجھے افضل سمجھے۔ بھلے اس کی بیوی زیادہ سمجھدار ہو مگر مرد کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ میرے فیصلے کو مانا جائے، میری رائے لی جائے، جو میں کہہ رہا ہوں بس اس کو سنا جائے۔ تو پھر نیک بیویاں عقل مند بیویاں اس مرد کا ذہن ایسا بناتی ہیں کہ وہ وہی بات پسند کرتا ہے کہ جو اچھی ہوتی ہے۔

دوسرا وہ یہ چاہتا ہے کہ مجھے بیوی کا چہرہ ہمیشہ ہنستا مسکراتا نظر آئے۔ عورتیں اس بات کو اچھی طرح سمجھیں کہ مرد جب باہر اپنے کام کاج میں ہوتا ہے تو اس کو بہت سارے تفکرات ہوتے ہیں۔ لین دین کے اور لوگوں کے ساتھ میل ملاقات کے۔ جب وہ تھکا تھکایا پریشانیوں کو حل کرتا ہوا گھر واپس آتا ہے تو جب وہاں بھی اس کو باسی چہرہ نظر آتا ہے تو پھر اس کا دل ٹوٹتا ہے۔ یا عورت اگر سامنے سے میلا منہ لے کر بیٹھی ہو تو مرد کی پھر اس کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ یا ہر وقت ہی رونا دھونا لگائے رکھے کہ پریشانیوں سے سکون پانے کے لئے گھر میں آیا اور بیوی نے آگے سے بڑی پریشانیاں اکٹھی کی ہوئی ہیں۔ تو یہ ذہن میں رکھنا کہ مرد کی ہمیشہ یہ فطرت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میں گھر آؤں تو مجھے ایسا ہنستا مسکراتا چہرہ ملے کہ میرے باہر کے غم ختم ہو جائیں اور مجھے سکون مل جائے۔ یہ بھی چاہتا ہے کہ عورت خدمت گزار ہو، رحم دل ہو اور درگزر کرنے والی ہو۔

جب مرد کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے یعنی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کی چاہت یہ ہوتی ہے کہ بیوی میرے اوپر اعتماد رکھے...... بدگمانی نہ ہونے دے......

بداعتمادی نہ پیدا کرے اور بیوی میرے سامنے جھوٹ نہ بولے۔ چونکہ جب عمریں زیادہ ہو جاتی ہیں تو لگتا ہے کہ بعض عورتیں زیادہ ہی سمجھ دار ہو جاتی ہیں۔ وہ پھر پر کا پرندہ بنا کر دکھاتی ہیں۔ تو اگر کوئی بیوی اپنے خاوند کے ساتھ ایسا کرے کہ جھوٹ بولے۔ تو مرد اس چیز کو بڑھاپے کی عمر میں بہت برا سمجھتا ہے۔ اور یہ بھی چاہتا ہے کہ میری غیبت نہ ہو۔ لہٰذا بڑی عمر کی عورتیں ذرا توجہ سے سنیں کہ وہ اس بڑھاپے کی عمر میں اپنے خاوند کی غیبتیں نہ کریں۔ نہ ماں باپ کے سامنے، نہ عورتوں میں بیٹھ کر اور نہ کسی اور کے سامنے۔ بلکہ اس بوڑھے کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ میری عزت کو بڑھایا جائے۔ اس کے اندر جو اچھی خوبیاں ہیں عورت کو چاہیے کہ وہ اچھی خوبیاں لوگوں کے سامنے کہے تاکہ لوگوں کے دل میں اس کی عزت بڑھ جائے۔ اور وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ بیوی مشکل میں میرا ساتھ دے۔ لہٰذا خاوند کے اوپر کوئی بھی پریشانی یا مشکل ہو تو بیوی اس میں اس کا ساتھ دے۔

شوہر کا دل جیتنے کے طریقے

تاہم ہمارے مشائخ نے ازدواجی زندگی کی باتوں کو بڑی تفصیل سے کھولا۔ اور اس پر پہلے کئی بیانات بھی ہو چکے۔ مگر اس رمضان المبارک میں ایک بیان ازدواجی زندگی کے بارے میں ہونا ضروری تھا۔ تاکہ پڑھا ہوا سبق دوہرایا جائے۔ اور بھولی باتیں یاد آجائیں اور کوئی نئی بات ہو تو آدمی کو عمل کا موقع مل جائے۔ لہٰذا چند باتیں ایسی بتائی جاتی ہیں کہ جن باتوں کو کرنے سے عورت اپنے خاوند کے دل میں اپنا مقام زیادہ بڑھا سکتی ہے۔ مرد کے دل میں عورت کی محبت بڑھے گی، عورت کا وقار پیدا ہوگا، عورت کا مقام پیدا ہوگا اور مرد اپنی بیوی سے والہانہ پیار کرے گا۔ اس کی وجہ سے عورت کی زندگی میں بہاریں آئیں گی۔ وہی

سہاگن جسے پیا چاہے۔ سہاگ والی تو وہی ہوتی ہے کہ جس کو اس کا خاوند پسند کرتا ہو۔ وہی بھاگ والی وہی سہاگ والی۔

بیوی خاوند سے عزت کے صیغے میں بات کرے

اس میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ خاوند کے ساتھ بات ہمیشہ نرم لہجہ میں کی اور عزت کے صیغے میں کی جائے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو گھر کا قوام بنایا عورتوں کے قوام۔ الرجال قوامون علی النساء . وللرجال علیھن درجة۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے خاوندوں کو بیویوں پر درجہ عطا فرما دیا۔ اب جب اللہ تعالیٰ نے ترتیب ایسی بنا دی تو اللہ کی بندیاں اس بات پر راضی ہوں خوش ہوں کہ اللہ نے ہمارے میاں کو ہمارا سردار بنایا۔ ہمارا بڑا بنایا۔ یہ بھی اس کو بڑا ہی بنا کر رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی ترتیب پر راضی رہے گی تو اس کا اپنا دنیا کا بھی فائدہ آخرت کا بھی فائدہ۔ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ عورت اگر پڑھی ہوئی زیادہ ہے یا سمجھ دار زیادہ ہے یا عقل مند زیادہ ہے تو یہ پھر خاوند کے ساتھ حاکمانہ لہجے میں بات کرنے لگ جاتی ہے۔ جیسے آرڈر پاس ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ ایسے اس کے ساتھ ڈیل کرنا شروع کر دیتی ہے اور یہ چیز پھر خاوند کے دل میں نفرت پیدا کر دیتی ہے۔ عورت حسن میں زیادہ ہے، تعلیم میں زیادہ ہے، عقل میں زیادہ ہے، مال میں زیادہ ہے مگر درجہ پروردگار نے خاوند ہی کا رکھا۔ اس کو چاہیے کہ اپنے خاوند سے نرم لہجے میں گفتگو کرے عزت کے لہجے میں گفتگو کرے۔ تو کی بجائے آپ کے لہجے میں گفتگو کرے۔ جب یہ عزت کے ساتھ اس کا نام لے گی تو یہ چیز خاوند کے دل میں محبت کو بڑھا دے گی۔

چنانچہ صحابیات کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ اپنے خاوند کی بات نقل کرنے لگتی تھیں۔ تو کہتی تھیں۔ حدثنی سیدی میرے سردار نے یوں کہا۔ اب

اندازہ لگائیے اگر صحابیات اپنے خاوندوں کے بارے میں یہ لفظ استعمال کر سکتیں ہیں۔ حدثنی سیدی کہ میرے سردار نے مجھ سے یہ بات کہی۔ تو پھر آج کی عورت کو کم از کم ''آپ'' کے لفظ کے ساتھ تو گفتگو کرنی چاہیے۔

عورت اپنے اندر صبر وتحمل پیدا کرے

دوسری بات یہ ہے کہ عورت کے اندر صبر وتحمل بہت ہونا چاہیے۔ اس لئے عورت کو گھر والی کہا جاتا ہے۔ کہ گھر کی بنیاد ہوتی ہی عورت کے اوپر ہے۔ ہمارے بڑوں نے کہا کہ عورت اگر گھر آباد کرنا چاہے تو گھر آباد رہتا ہے اور برباد کرنا چاہے تو برباد ہو جاتا ہے۔ مرد اگر کلہاڑا لے کر بھی اپنے گھر کی بنیادیں گرانا چاہے تو مرد نہیں گرا پاتا۔ عورت اگر سوئی لے کر بھی بنیادیں گرانا چاہے تو مرد سے پہلے گھر کی بنیادیں گرا دیتی ہے۔ تو اس لئے اس کے اندر صبر وتحمل ہونا چاہیے۔ اگر کبھی کوئی بات خلاف طبیعت ہو بھی جائے تو یوں سوچے کہ صبر کرنے والے سے اللہ محبت کرتے ہیں۔ ولربک فاصبر اللہ کے لئے صبر کرلو۔ تو میں اس بات پر صبر کرتی ہوں۔ اللہ سے اجر کی امیدوار ہوں۔ تھوڑی دیر یہ صبر کرے گی تو وہی خاوند جس نے کوئی ناگوار بات کر دی تھی وہ اتنی محبت کے موڈ میں آئے گا کہ عورت سمجھے گی کہ اس سے زیادہ محبت کرنے والا دنیا میں کوئی ہو نہیں سکتا۔ آخر انسان ہے اور اس کے اندر احساسات اور جذبات ہیں۔

یہ جو مشینری بنائی جاتی ہے تو جیسے پرزے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے جاتے ہیں۔ تو ان کے بنانے میں Tolerance and Clearance رکھی جاتی ہے۔ اس کے اصول ہیں۔ کہ اتنا بڑا پرزہ بنانا ہو تو اتنی Tolerance (لچک) ہونی چاہیے۔ اتنا ہو تو اتنی Tolerance ہونی چاہیے۔ تو میاں اور بیوی کے درمیان میں بھی شریعت نے Tolerance

(لچک) کے اصول رکھے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں درگزر کے اصول بیوی سے اس قسم کی کوئی باتیں ہوں تو خاوند درگزر کرے۔ خاوند سے ہوں تو بیوی درگزر کرے۔ اکٹھا رہنے سے اگر بے جان برتن بج سکتے ہیں تو پھر جاندار انسانوں کا بجنا تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ ممکن ہے ایک خوشی کے موڈ میں ہو اور دوسرا اس وقت کسی اور موڈ میں ہو۔ ایک نے بات کسی انداز سے کہی اور دوسرے نے اس کو کسی اور انداز سے سمجھا۔ تو غلط فہمیوں کا ہو جانا کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ ایسے معاملے میں اگر صبر و تحمل ہو تو زندگی اچھی گزرتی ہے۔ اور اگر صبر تحمل نہ ہو اور انسان Instantaneous React (فوری ردعمل ظاہر) کرے تو اس جیسا برا انسان کوئی نہیں ہوتا۔ بس ذرا سی بات ہوئی غصے کی آگ فوراً بھڑک اٹھی۔ دوسرے کی بات سمجھنے کی بجائے بس اپنی زبان سے کچھ بولنا شروع کر دیا۔

کفایت شعاری اختیار کرے

عورت کو چاہیے کہ شوہر کے مال کا ڈر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اگر خاوند اس کے اوپر سو ڈالر خرچ کر سکتا ہے تو وہ دو سو کا بوجھ مت ڈالے۔ اگر پانچ سو خرچ کر سکتا ہے تو وہ سات سو کا بوجھ نہ ڈالے۔ عموماً خاوندوں کو یہی شکایت رہتی ہے کہ ہم سوچ سمجھ کے جتنا بیوی کو بتا دیتے ہیں کہ اتنا تم خرچ کر لینا وہ اس سے زیادہ ہی کر لیتی ہے۔ اور یہ چیز وقت کے ساتھ ساتھ پھر خاوند کے دل میں بوجھ پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ بلکہ اس کے پیسے کو بچانے کی فکر کرے۔ بچت کی کوشش کرے جیسے اپنی چیز کی کوئی فکر کرتا ہے۔ جب عورت کے دل میں خاوند کے مال کا ڈر آئے گا تو خاوند کو اس کے اوپر اعتماد بڑھ جائے گا۔ اس لئے اس کی حیثیت سے بڑی فرمائش ہی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ عورت کی تو فرمائش خاوند ہی ہونا چاہیے کہ خاوند سفر پہ جا رہا ہے پوچھے گا میں آپ کے لئے کیا لاؤں۔ تو آگے

سے کہے، جی میرے لئے تو آپ کا آجانا سب سے بڑا تحفہ ہے...... مجھے آپ کی ضرورت ہے۔ بس آپ ہیں تو میری زندگی کی خوشیاں ہیں۔

عورت کو چاہیے کہ ہر حال میں شوہر کا ساتھ دے

عورت کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دے۔ کوئی گھر کا فیصلہ ہو، خاوند کی رائے ہو، کوئی معاملہ ہو، اختلاف رائے ہو، کوئی بندہ کچھ کہہ رہا ہو اور خاوند کچھ کہہ رہا ہو تو یہ سیدھا سیدھا اپنے خاوند کا ساتھ دے۔ عمر بن عبد العزیزؒ جب امیر المومنین بنے تو انہوں نے اپنی بیوی کو بلایا اور کہا کہ تمہارے والد بھی بادشاہ تھے، تمہارے بھائی بھی بادشاہ تھے اور اب میں تمہارا خاوند ہوں، میں بھی وقت کا خلیفہ بنا ہوں۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے لوگوں نے بیت المال سے ضرورت سے زیادہ پیسہ لے کر اپنے رشتے داروں کو دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ سب پیسہ بیت المال میں واپس کر دیا جائے۔ اس کی ابتدا میں اپنے گھر سے کرتا ہوں۔ تمہارے پاس یہ جو ہیرے موتی کی جیولری ہے یہ سب تمہیں بیت المال میں واپس کرنی پڑے گی۔ اب دو چیزوں کو چن لو اگر تو تم ان چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتیں تو مجھے چھوڑ دو اور اگر مجھے نہیں چھوڑ سکتیں تو ان سب چیزوں کو قربان کرو۔ فاطمہ مسکرائی اور کہنے لگی۔ امیر المومنین! میں اس سے کئی گنا چیزیں آپ کی خاطر قربان کر سکتی ہوں۔ تو یہ ہوتی ہیں نیک بیویاں جو اپنے خاوند کے دلوں پر حکومت کرتی ہیں اپنی محبت کی وجہ سے۔ دیکھیں مرد عورت پر حکومت کرتا ہے شرعی درجہ کی وجہ سے۔ مرد عورت پر حکومت کرتا ہے شریعت کے حکم کی وجہ سے۔ اور عورت مرد کے دل پر حکومت کرتی ہے اپنی محبت کی وجہ سے، اپنی سلیقہ مندی کی وجہ سے۔ اسی لئے شریعت نے میاں بیوی کے تعلق کو کہا۔ ھن لباس لکم وانتم لباس لھن وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ جس طرح انسان کا

لباس اس کو گرمی سردی سے بچاتا ہے اسی طرح عورت اپنے خاوند کو پریشانیوں آفتوں مصیبتوں سے بچاتی ہے۔ اسی طرح خاوند اپنی بیوی کو پریشانیوں سے آفتوں سے مصیبتوں سے بچاتا ہے۔ انسان کے جسم کے سب سے زیادہ قریب اس کا لباس ہوتا ہے۔ لباس سے زیادہ قریب اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ تو شریعت نے بتا دیا کہ اے خاوند اب تیرے لئے تیری ذات کے سب سے زیادہ قریب تیری بیوی ہے۔ اور بیوی کو بتایا کہ تیری ذات کے لئے سب سے زیادہ قریب تیرا خاوند ہے۔ اسی لئے جو عورت اپنے خاوند کی باندی بنے گی اس کی خدمت کی وجہ سے اس کا خاوند اس کا غلام بنے گا۔

جب نیک بنیں گے تب ایک بنیں گے

ایک اصول ذہن میں رکھ لیں کہ میاں بیوی کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ ہم ایک بن جائیں، جسم ایک ہو جائیں۔ ہم ایک دوسرے پر قربان ہوں۔ ہم ایک دوسرے سے محبت پیار کی زندگی گزاریں۔ ہمارے دل ایک ہو جائیں۔ تو یہ بات اپنے دلوں میں لکھ لیجئے۔ جب نیک بنو گے تب ایک بنو گے۔ جب تک طبیعتوں میں نیکی نہیں آئے گی دل ایک نہیں بن سکتے ...... نیک بنو گے تو ایک بنو گے۔ اس لئے میاں کو چاہیے کہ وہ بھی نیک بنے۔ اس کے دل میں خوف خدا ہو اور بیوی کے دل میں بھی خوف خدا ہو۔ اس لئے سورۃ النساء کو پڑھ کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو ہر چند آیتوں کے بعد۔ اتق اللہ۔ اتق اللہ۔ اتق اللہ۔ کا لفظ ملے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جانتے تھے۔ کہ جب تک میاں بیوی کے دل میں اللہ کا خوف نہیں ہوگا یہ اس وقت تک ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار کی زندگی نہیں گزار سکیں گے۔ بعض بزرگ فرماتے تھے کہ جو عورت ایک اللہ کی بندی نہیں بنتی اس کو پھر ہزاروں کی باندی بننا پڑتا ہے۔ اب یہ دفتروں میں کام کرنے والی عورتوں کو دیکھیں۔ بے

چاری سیل گرل بنتی ہیں۔ کیسے کیسے گاہکوں کی منت سماجت کرتی ہیں مختلف انداز سے۔تو جوایک کی بندی نہیں بنے گی وہ پھر ہزاروں کی باندی بنے گی۔

عورتوں میں بات کا تبنگڑ بنانے کی عادت

ہماری عورتوں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی صفات رکھی ہیں۔ یہ صفات فرنگی عورتوں میں نہیں ہوتیں، کافر عورتوں میں نہیں ہوتیں۔ان کے اندر فطری طور پر شرم وحیا ہوتی ہے...... ماننے کا جذبہ ہوتا ہے...... وفاداری ہوتی ہے...... نیکوکاری ہوتی ہے ...... بچوں کے ساتھ بے پناہ محبت ہوتی ہے ...... قربانی کا جذبہ ہوتا ہے......اتنی خوبیاں ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔مگر دو باتیں زندگی کو زہر آلود بنا دیتی ہیں۔اور یہ دو غلطیاں اکثر عورتوں میں ہوتی ہیں۔ایک تو اس کے اندر بات کا تبنگڑ بنانے کا غلبہ ہوتا ہے۔کوئی بات ذرا سی ناپسند آ گئی تو بس اس بات کا تبنگڑ بنا دیا۔ساس نے کوئی بات کر دی تو اب اس کا تماشا بنا دیا۔نند نے کوئی بات کر دی تو صبر کرنے کی بجائے ڈرامہ بنا دیا۔یہ جو بات کا تبنگڑ بنا دیتی ہیں نا یہ بہت بری عادت ہے۔اور دوسری بات کہ اگر کوئی غلطی ہو جائے اور اس کو سال دو سال گزر بھی گئے۔لیکن جب کبھی کوئی بات ہو گی تو گڑا مردہ پھر اکھاڑے گی۔ وہ بات یاد رکھے گی بھولتی نہیں۔نند کے طعنے دیں گی...... ماں کے طعنے دیں گی...... خاوند کو طعنے دیں گی۔یہ گڑے مردے اکھاڑنا بہت بری عادت ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہماری مسلمان عورتوں میں اگر بات کا تبنگڑ بنانے والی عادت اور گڑے مردے اکھاڑنے والی عادت نہ ہو یعنی بدزبانی والی عادت نہ ہو تو میرے حساب سے تو ہماری عورتیں آج بھی جنت کی حوروں سے زیادہ افضل ہیں۔ جب میں دیکھتا ہوں ناں کہ یہ اپنی اولاد پر قربان ہوتی ہیں۔تو میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ خاوندان کے ساتھ برا سلوک بھی کرتے ہیں پھر بھی خاوند پر

نظریں جمائے رکھتی ہیں اور ادھر ادھر دیکھتی بھی نہیں۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جب میں دیکھتا ہوں کہ اتنی پریشانیوں کے باوجود پھر مصلے پر بیٹھ کر اپنے رب سے دعائیں مانگتی ہیں۔ اللہ! میرے خاوند کو نیک بنا دیں۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ الحمد للہ مسلمان عورتوں میں تو اتنی خوبیاں ہیں بتا نہیں سکتے۔ تاہم جب یہ غفلت برتتی ہیں تو پھر ان میں بدگمانی بھی آتی ہے...... بدزبانی بھی آتی ہے...... ہٹ دھرمی بھی آتی ہے۔ اور یہ سب چیزیں بہت بری ہیں۔ عورت کو گھر کے اندر دیندار بن کے رہنا چاہیے۔

ہمارے تجربے میں ایک یہ بات آئی۔ کہ بعض لڑکیاں پڑھ لکھ جاتی ہیں تو بجائے اس کے کہ ان کے شوہروں کو ان سے زیادہ سکون ملے اور زیادہ خوشیاں ملیں، ان میں اپنے خاوند سے بحث مباحثہ کی عادت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اب دیکھنے کو عالمہ فاضلہ اور اپنے خاوند کے ناک میں دم کر دیتی ہیں۔ یہ دیندان تو بنی لیکن دیندار نہ بنی۔ توجہ فرمائیے یہ لڑکی عالمہ فاضلہ بن کر دیندان تو بن گئی جس نے دین کو سمجھ لیا مگر دیندار نہ بن سکی۔ اپنے اوپر دین کو اپنا نہ سکی۔ تو دیندان بیویوں کی ضرورت نہیں ہوتی دیندار بیویوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

خاوند کی ناشکری نہ کرے

یہ بھی دیکھا گیا کہ زندگی بڑی اچھی گزرتی ہے۔ ذرا سی کوئی بات ہو بس ناشکری کی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ ہاں جو کچھ آپ کرتے ہیں۔ اپنے بچوں کے لئے کرتے ہیں، ہمارے لئے کیا کرتے ہیں، میں نے آپ کے گھر میں آ کے دیکھا ہی کیا ہے، بس میری قسمت میں یہی لکھا تھا۔ اس قسم کے فقرے جو عورت بولتی ہے، حدیث پاک میں آتا ہے اس ناشکری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے کئے ہوئے عملوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ میں نے ایک کتاب ایک عجیب بات پڑھی۔ عرد

شرک کرے تو اس شرک کے اوپر اس کو کہا گیا کہ تمہارے کیے ہوئے عمل ضائع کر دیئے جائیں گے۔ مرد اگر نبی علیہ السلام کی بے عزتی کرے تو اس کو کہا گیا۔ لیحبطن عملک۔ تمہارے عملوں کو ضائع کر دیں گے۔ لیکن عورت کو ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم اپنے خاوند کی ناشکری کرو گی تو ہم تمہارے بھی کئے ہوئے عملوں کو ضائع کر دیں گے۔ اس لئے ایک عالم کہا کرتے تھے۔ کہ عورت سے جب پوچھو کہ تمہیں خاوند کیسا لباس بنا کر دیتا ہے۔ کہے گی چار چیتھڑے۔ بھئی کبھی اس نے کوئی جوتی بھی اچھی لے کر دی۔ او جی چار لیتھڑے۔ بھئی گھر میں کوئی برتن بھی تمہیں لے کر دیئے ہیں۔ ہاں جی بس چار ٹھیکرے۔ بھئی تمہیں کھانا پینا کیسا دیتا ہے۔ او بھئی کیا کریں بس چار چھچھڑے۔ تو اس بے چاری کو ناشکری کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ من لم یشکر الناس . لم یشکر اللہ۔ جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اپنے رب کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

خاوند کے سامنے ہر وقت تروتازہ رہے

ان کے اندر ایک عادت یہ دیکھی گئی کہ گھر کے اندر میلی کچیلی بن کر رہیں گی اور باہر جائیں گی تو بن سنور کر نکلیں گی۔ گھر میں دیکھیں تو بھنگن نظر آئیں گی۔ اور باہر دیکھو تو حور کی بچی نظر آئیں گی۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ دنیا نے آپ کو محبتیں نہیں دینی خاوند نے محبت دینی ہے۔ اس لئے عورت کی ذمہ داریوں میں سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ مرد کی عمر جوانی کی ہو یا بڑھاپے کی ہو عورت ہمیشہ گھر کے اندر صاف ستھری رہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت دلہن ہی بن کر رہے گی۔ مگر صاف ستھرا رہنا تو ایک اچھی عادت ہے۔ میلا کچیلا بندہ تو کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا۔ تو صاف ستھری بن کر رہے اور خوش اخلاق خوش مزاج بن کر رہے۔

مرد کی پٹڑی کیوں بدل جاتی ہے؟

اب یہی وہ نکتہ ہے جہاں پہ آ کر مرد کی پٹڑی بدل جاتی ہے کہ مرد چونکہ خود پریشان ہوتا ہے اپنے کام اور کاروبار کی وجہ سے اور گھر میں جب آتا ہے تو اس کو بیوی باسی اور میلے منہ کے ساتھ بیٹھی نظر آتی ہے۔ اب اس کا دیکھنے کو دل نہیں کرتا۔ وہی مرد جب دفتر میں جاتا ہے۔ تو اس کو کام کرنے والی لڑکی نہائی دھوئی اچھے کپڑے پہنی مسکراتی نظر آتی ہے۔ اب اس کا رنگ گورا ہے یا کالا ہے۔ وہ جیسی کیسی ہے اب اس کے خاوند کو وہ اچھی لگنے لگ جاتی ہے۔ اور اگر گھر میں بیوی جھگڑے والی ہے اور وہ پریشان حال ہو کر گھر سے نکلا اور دفتر میں کسی ایسی بدکردار لڑکی نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھ لیا۔ سر آج آپ بڑے پریشان نظر آتے ہیں۔ تو بس سمجھ لو کہ مرد کی پٹڑی بدل گئی۔ اس بدکردار لڑکی کا ایک فقرہ دوسری عورت کی ساری زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ ہمیشہ عورت کے حق پر عورت ہی ڈاکہ ڈالتی ہے۔ مگر اس ڈاکے میں عورت کا اپنا بھی قصور ہے۔ اس کو چاہیے تھا کہ گھر میں خاوند کو سکون دیتی، خوشیاں دیتی، صاف نظر آتی، اس کے اندر دلکشی ہوتی۔ جب اس نے خود ہی اس چیز کو نظر انداز کر دیا تو گویا اس نے خاوند کو موقع دیا کہ یہ دوسری لڑکی کی طرف متوجہ ہو جائے۔ ایسی عورتیں جو میلی کچیلی رہتی ہیں وہ بے چاری شادی شدہ بیوہ ہوتی ہیں۔ خاوند ان کی طرف دھیان ہی نہیں کرتے۔

جو سمجھدار عورت ہوتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ میری ذمہ داریوں میں سے جیسے یہ ہے کہ میں نماز ادا کروں، میرا مالک حقیقی خوش ہوگا ایسے ہی میرے فرائض میں سے ایک فرض ہے کہ میں صاف ستھری رہوں کہ میرا خاوند مجھ سے خوش ہو۔ اب یکھو بندہ صاف ستھرا بھی رہے اچھا بھی رہے اور اوپر سے خاوند بھی خوش ہو اس کو کہتے ہیں۔ نور علیٰ نور۔ تو اگر آپ کے صاف ستھرا رہنے سے مرد آپ کی طرف

متوجہ ہوتا ہے تو اور آپ کو کیا چاہیے۔ اس لئے جو عورت صاف ستھری رہتی ہے، خوش مزاج رہتی ہے اور کھلے چہرے کے ساتھ خاوند کا استقبال کرتی ہے۔ وہ ہمیشہ کیلئے خاوند کی آنکھ کی پتلی بن جاتی ہے۔ کچھ عقل بھی استعمال کرنی چاہیے۔

شوہر کی بے رخی کا علاج خود بیوی نے کرنا ہے

اس عاجز کے تجربے میں یہ بات آئی کہ جو بیویاں رونے روتی پھرتی ہیں کہ خاوند توجہ نہیں دیتا، ذمہ دار نہیں، بچوں کا خیال نہیں کرتا، ہمارا خیال نہیں کرتا، اس میں زیادہ قصور تو خاوند کا ہی ہوتا ہے مگر کچھ نہ کچھ قصور عورت کا اپنا بھی ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ عورت سوچتی نہیں کہ میں کن طریقوں سے اپنے خاوند کو اپنے قریب کر سکتی ہوں۔ عقلمندی سے کام نہیں لیتی۔ یہ کہتے ہیں کہ بس خاوند کا فرض ہے کہ میری طرف توجہ کرے۔ بھئی واقعی خاوند کا فرض ہے کہ آپ کی طرف توجہ کرے۔ اگر بد قسمتی سے ایسا نہیں تو علاج بھی تو آپ ہی نے کرنا ہے۔ اب علاج آپ کے ہمسائے کی عورت تو نہیں کرے گی۔ یا علاج کوئی دوسری رشتے دار عورت تو نہیں کرے گی۔ یا علاج کوئی دفتر کی لڑکی تو نہیں کرے گی۔ اگر کوئی بیماری ہے پرابلم ہے تو علاج بھی آپ ہی نے کرنا ہے۔ یہ پٹیاں بھی آپ ہی نے رکھنی ہیں۔ تب زخم مندمل ہوگا۔ ان جدائیوں کو قرب میں آپ نے ہی بدلنا ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا اللہ نے جو آپ کو یہ جو دماغ دیا ہے اس کو استعمال کیجئے اور ذرا سوچئے کہ میں کن کن طریقوں سے اپنے میاں کو اپنے قریب کر سکتی ہیں۔ پریشان بیٹھی ہوں گی سوچتی ہوں گی۔ خاوند نے یہ لفظ کہہ دیا۔ فلاں نے یہ کہہ اور فلاں نے یہ کہہ دیا۔ بجائے ان باتوں کو سوچ کے افسردہ اور رنجیدہ ہونے کے۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتیں کہ کونسا طریقہ ہے کہ جس سے میں اپنے خاوند کا دل جیت سکوں۔ مثال کے طور پر اگر کسی بیوی کو اپنے خاوند پر شک ہے کہ خاوند باہر کہیں غلط قسم

کا تعلق بنا چکا ہے تو اب اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ محبت سے اپنے خاوند کو اتنا قریب کر لے کہ وہ کسی اور کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ اور ایک طریقہ یہ ہے کہ خاوند سے جھگڑا شروع کر دے۔ اکثر بیویاں سمجھ داری سے کام لینے کی بجائے الٹا جھگڑا کر کے اپنے کیس کو خراب کر لیتی ہیں۔ سنئے اور دل کے کانوں سے سنئے کہ اگر پتہ چل جائے کہ کشتی کے نیچے سوراخ ہے تو یہ طے کرنے کی بجائے کہ یہ سوراخ کیسے ہوا، پہلی بات یہ کہ اس سوراخ کو بند کرو۔ اگر آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ خاوند کے کریکٹر (کردار) کی کشتی میں سوراخ ہو چکا ہے تو یہ جھگڑا کرنے کی بجائے کہ یہ سوراخ کیسے ہوا، کیوں ہوا، کس نے کیا، پہلے اس سوراخ کو بند کر دو تا کہ کشتی ڈوب نہ جائے۔ اور وہ سوراخ اسی طرح بند ہوتا ہے کہ جب بیوی پہلے سے زیادہ محبت دے تا کہ خاوند کا دل باہر کی بجائے گھر میں اٹک جائے۔ جس خطرے کا بروقت احساس ہو جائے سمجھ لو کہ وہ خطرہ ٹل گیا۔

برموقع اور برمحل بات شوہر کے دل کو متاثر کرتی ہے

عقل مند بیویاں ہمیشہ اپنے خاوندوں کے دلوں کو جیتتی ہیں۔ بات اتنے اچھے انداز سے، برموقع اور برمحل کرتیں ہیں کہ خاوند کے دل میں اتر جاتی ہیں۔ اس لئے ایک شاعر نے عربی کے شعر میں کہا جس کا ترجمہ کچھ یوں بنتا ہے۔

''سلمیٰ کی باتیں ٹوٹے ہوئے ہار کے موتیوں کی طرح ہوتی ہیں''

تو اس کا مطلب یہ ہے اس کو اپنی محبوبہ کی باتیں ایسی لگتی تھیں جیسے ٹوٹے ہوئے ہار کے جو موتی ہیں جو جھڑ رہے ہیں۔

ہارون الرشید ایک مرتبہ کھانا کھا کر فارغ ہوا۔ اس کا خیال بنا کہ کھانا کھایا ہے ذرا باہر نکلتے ہیں۔ تو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ چلو چاندنی رات ہے ذرا باہر چل کر چہل قدمی کر لیتے ہیں۔ بیوی کہنے لگی کہ امیر المومنین! آپ دو سوکنیں جمع کر

کے کیوں خوش ہوں گے ۔ کہنے لگا، کیا مطلب ؟ کہنے لگی ایک طرف میرا چہرہ ہوگا ایک طرف چاند ہوگا۔ دو سوکنوں کو آپ کیسے جمع کریں گے۔ تو بات سن کے ہارون الرشید خوش ہو گیا۔ اس طرح بیوی ایسی عقل مندی کی باتیں کر سکتی ہے کہ جس سے خاوند کے دل میں اس کی اور زیادہ محبت پیدا ہو جائے۔

ایک مرتبہ ہارون الرشید نے بیوی کو بتایا کہ دیکھو سورج گرہن لگ گیئے۔ دہ...... دیکھو۔ دیکھ کر کہنے لگی کہ حقیقت یہ ہے کہ جب سورج نے میرا حسن دیکھا تو آگ بگولہ تھا اور آگ بگولہ ہو کر اس نے پردہ کر لیا اس لئے آج اس کو گہن نظر آرہا ہے۔ اب ہیں تو یہ الفاظ ہی مگر الفاظ ہی تو دوسرے کے دل کو خوش کر دیتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ زیب النساء مخفی جو بڑی شاعرہ بھی تھی اور وقت کی شہزادی بھی تھی۔ ایک مرتبہ باغ کے اندر چہل قدمی کر رہی تھی تو اس کا منگیتر عاقل خان وہ بھی کہیں سے اس طرف کو آنکلا۔ اس نے کیا کیا کہ چند پھول توڑے اور ان کا گلدستہ بنا کر اس نے زیب النساء کو تحفہ پیش کیا۔ اب یہ شاعرہ تھی تو جب اس نے یہ گلدستہ لیا تو شعر کہنے لگی۔

بگو اے عاشق صادق چرا گلدستہ آوردی
دل بلبل شکستہ زہر ما گلدستہ آوردی

[بتاؤ عاشق صادق! تم نے مجھے جو گلدستہ پیش کیا تو تم نے میرا دل تو خوش کیا۔ لیکن بلبل کے دل کو تو تم نے توڑ دیا]

کہ پھول توڑنے سے بلبل کا دل افسردہ ہوتا ہے۔ تو کیسا اس نے اچھوتا انداز اپنا کر بات کہی کہ اے عاشق! تو نے مجھے گلدستہ پیش کیا میرا دل خوش کرنے کیلئے مگر تو نے بلبل کا دل تو توڑ دیا۔ تو عاقل خان بھی آخر عاقل خان تھا۔ آگے سے کہنے لگا۔

برائے زینت دستت نہ ایں گلدستہ آوردم
بخوبی با تو می زد گل پیشک بستہ آوردم

[کہ اے نازنین! میں نے آپ کے ہاتھوں کی زیب و زینت کے لئے گلدستہ پیش نہیں کیا بلکہ آپ کی موجودگی میں یہ پھول اپنے حسن و جمال کا دعویٰ کر رہے تھے۔ لہٰذا میں نے ان قیدیوں کو جکڑ کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا]

اب دیکھو ہے تو بات ہی۔ لیکن اس بات سے اس کا دل کتنا خوش ہوا ہوگا۔ تو عورت کو چاہیے کہ کچھ عقل سمجھ سے کام لے۔ پروردگار نے اسی لئے تو عقل دی ہوتی ہے۔ عقل سے فارغ ہو کر سوچنا کہ خاوند خود ہی مانے یا خاوند کو کوئی مجھ سے منا دے۔ یہ کیا بات ہوئی۔

ہارون الرشید کی ایک بیوی بہت خوبصورت تھی اور زیور نہیں پہنتی تھی۔ ہارون الرشید نے ایک دفعہ اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے میں دوسری بیویوں کے اندر تو بڑا شوق دیکھتا ہوں اور تمہارے جسم پر میں اتنا زیور نہیں دیکھتا۔ تو وہ کہنے لگی بات یہ ہے کہ آپ کی دوسری بیویاں زیور کے ذریعے اپنے حسن میں اضافہ کرتی ہیں اور مجھے اللہ نے حسن ہی اتنا دے دیا کہ مجھے اب زیوروں سے اللہ نے بے نیاز کر دیا۔ ایک مرتبہ ہارون الرشید اپنی بیوی کی گود میں سر رکھ کے سو گیا۔ کچھ دیر کے بعد آنکھ کھلی تو دیکھا کہ تکیے پر سر ہے اور بیوی کاموں میں لگی ہوئی ہے۔ تو اس کو بڑا غصہ آیا۔ تو غصے میں اس نے بیوی سے کہا کہ کیوں اٹھ کے چلی گئی۔ وہ کہنے لگی امیر المومنین! اگر آپ میری ٹانگ پر سر رکھ کے سوئے رہتے۔ میں انسان ہوں کمزور ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد تھک جاتی اور میں ہلتی تو آپ کی نیند میں خلل آتا۔ میں نے تکیے پر آپ کو اس لئے سلایا تاکہ آپ زیادہ دیر آرام کر سکیں۔

اس لئے بات کرنے کا انداز بھی کوئی ہونا چاہیے۔ اے حسین عورت! اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے حسن عطا کیا ہے تو بدکلامی سے اپنے چہرے کو نہ بگاڑا کر۔ اور اے بد

صورت عورت! اگر اللہ نے تجھے حسن سے محروم کیا ہے تو بدکلامی کے ذریعے اپنے اندر دوسرا عیب نہ پیدا کر۔

الوداع اور استقبال کے لمحات

ایک چیز جو بہت اہم ہے۔ مگر کچھ عورتیں کرتیں ہیں، کچھ نہیں کرتیں۔ وہ ہے خاوند کا استقبال کرنا اور خاوند کو الوداع کہنا۔ جب خاوند گھر سے رخصت ہونے لگے تو نیک بیوی ہمیشہ دروازے تک جائے اور نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ اس کو رخصت کرے۔ آخری لمحے کی اس کی مسکراہٹ اس کے خاوند کو پورا دن یاد رہے گی۔ اور اسی طرح کام میں کتنی ہی کیوں نہ مصروف ہو۔ جب خاوند گھر میں آئے تو کاموں سے چند لمحوں کے لئے اپنے آپ کو فارغ کر کے مسکراتے چہرے سے اپنے خاوند کو سلام کرے۔ یہ خاوند کی باہر کی پریشانیوں کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ استقبال اور الوداع یوں سمجھئے کہ عورت کی ازدواجی زندگی پر تو واجب کی مانند ہے۔

عرب عورتوں سے ایک مرتبہ سوال پوچھا گیا کہ تم اپنے خاوند کو الوداع کرتے ہوئے کیا کہتی ہو۔ تو مختلف عورتوں نے اپنے مختلف الفاظ بیان کیے۔

ایک کہنے لگی۔ کہ فی امان الله . فی جوار الله میں یوں کہتی ہوں۔

دوسری نے کہا کہ میں تو کہتی ہوں۔

یا رب اعده لی سریعا و سلیما

اے اللہ! ان کو جلدی سلامتی کے ساتھ واپس لوٹا دینا۔

ایک نے کہا، میں تو یوں کہتی ہوں:

یارب احفظه لی انه زوجٌ مثالی وابٌ لا یعود اطفالی

اے اللہ ان کی حفاظت کرنا۔ یہ میرے مثالی خاوند ہیں۔ اور میرے بچوں کے ایسے باپ ہیں کہ ان کا کوئی نعم البدل نہیں۔

ایک نے کہا کہ میں تو اپنے خاوند کو الوداع ہوتے ہوئے کہتی ہوں:

هل سيعود لي ثانية.

ایسا لمحہ دوبارہ دیکھنے کی مجھے کب سعادت ملے گی۔

ایک نے کہا کہ میں تو کہتی ہوں:

اتق الله فينا و لا تطعمنا الا حلالاً۔

آپ اللہ سے ڈریے گا اور ہمیں وہی لا کر دیجئے گا جو حلال ہو۔

تو کیا ہماری عورتیں بھی اس قسم کا کوئی Message (پیغام) اپنے خاوند کو دیتی ہیں۔ ان کو تو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ خاوند تیار ہو کر کب چلا گیا اور کب گھر میں آ گیا۔ یاد رکھنا جب اپنوں سے کوئی قصور ہوتا ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ اپنا بھی قصور ہوتا ہے۔ اگر خاوند آپ کی طرف توجہ نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ کچھ نہ کچھ قصور تو آپ کا بھی ہے۔ مانا کہ خاوند کا قصور زیادہ ہے مگر تھوڑا سہی ہے تو آپ کا بھی۔

شوہر کو گھائل کرنے کیلئے بیوی کے چند ہتھیار

شوہر کے دل میں محبت کے جذبات پیدا کرنے میں بعض چیزیں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ یوں سمجھیں کہ شوہر کو محبت سے گھائل کرنے کیلئے خاص ہتھیار ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عورت کو عطا کیے ہیں۔ اب یہ ہر عورت کی اپنی اپنی صلاحیت ہے کہ وہ ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے کا فن جانتی ہے یا نہیں۔ شوہر کے دل کا تالا اگر بند بھی ہے تو یہ ایسی چابیاں ہیں جن سے وہ بآسانی کھل سکتا ہے۔ توجہ سے سنئے۔

آنکھوں کا ہتھیار

سب سے پہلے انسان کی آنکھیں۔ یہ وہ کنجیاں ہیں کہ جن کے ذریعے سے عورت اپنے خاوند کے دل کے بند تالے کو آپ کھول سکتی ہے۔ مسکراتی آنکھیں

ہمیشہ دوسرے کا دل جیتتی ہیں۔ ہمیشہ دوسرے کو محبت کا پیغام دیتی ہیں۔ آپ ہمیشہ اپنے میاں کو نرم نگاہوں سے دیکھا کریں۔ مقصد آپ سمجھ گئیں۔ ہمیشہ اپنے میاں کو نرم نگاہوں سے دیکھا کریں کہ جب آپ دیکھیں تو خاوند سمجھے کہ یہ کہہ رہی ہے میں تو آپ پر قربان۔ جب آپ ایسی محبت بھری نگاہوں سے خاوند کو دیکھیں گی۔ کہ آپ کی نگاہیں ہی بول کر کہہ رہی ہوں کہ میں قربان تو پھر خاوند کے دل میں آپ کی محبت ضرور پیدا ہوگی۔

باتوں کا ہتھیار

اسی طرح موقع محل کے مناسب پیار کی بات کہہ دینا۔ یہ خاوند کے دل کے خوابیدہ تاروں کو چھیڑ دیتا ہے اور خاوند کے دل کے تالوں کو کھول دیتا ہے۔ ہم نے یہ دیکھا کہ فرنگی عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ محبت والفت کے جذبات کہنے میں حد سے زیادہ کھلی ہوتی ہیں۔ جب کہ ہماری مسلمان عورتیں یہ حد سے زیادہ اس میں کنجوس ہوتی ہیں۔ یہ دو Extremes (انتہائیں) ہیں۔ ادھر ایسی کہ ایسی ایسی باتیں کریں گی کہ سن کے دوسرا بندہ آنکھیں نیچی کر لے گا۔ اتنی کھلی ڈلی باتیں اور ہماری بچیاں یہ اتنی Reserve ہو جاتی ہیں کہ اپنے میاں سے ہی بات نہیں کر پاتیں۔ اور یہ بہت بری غلطی ہے۔ ان کے Feelings (محسوسات) ہوتے ہیں لیکن وہ ان کو Express (بیان) نہیں کر پاتیں۔ یاد رکھنا جو بیوی Expressive (بولنے والی) نہیں ہوگی۔ اس کی زندگی خوشیوں بھری نہیں ہو گی۔ سارے جہان کے لئے آپ گونگی بن جائیں مگر اپنے میاں کو تو اپنے احساسات اور جذبات پہنچائیں۔ مثال کے طور پر اگر کبھی دیکھا کہ خاوند پریشان نظر آتا ہے۔ تو کہہ دیا ''کیوں چپکے چپکے میرے سرکار نظر آتے ہیں''۔ تو اس چپکے چپکے کی کیفیت میں آپ اگر خوش ہو کر دیکھیں، مسکراتی نگاہوں سے تو آپ کا یہ ایک

فقرہ آپ کی خاوند کی بدلی ہوئی کیفیت کو ختم کر کے رکھ دے گا۔

اسی طرح کبھی یہ کہیں کہ ''میں آپ کو جب تک دیکھ نہ لوں مجھے سکون نہیں آتا'' ایک چھوٹا سا یہ فقرہ ہے۔ کہ میں جب آپ کو دیکھ نہ لوں مجھے سکون نہیں آتا۔ لیکن یہ خاوند کے دل میں آپ کی محبت کے جذبات پیدا کر دیگا۔ یا خاوند سفر سے واپس آیا۔ تو اس کو آپ اپنے محبت کے لمحات میں کہہ سکتی ہیں کہ دن تو کام کاج میں گزر ہی جاتا تھا۔ مگر رات تو گزرتی ہی نہیں تھی۔ کسی کی روتے کٹے کسی کی سوتے کٹے۔ میری تو نہ روتے کٹتی تھی نہ سوتے کٹتی تھی آپ بہت یاد آتے تھے۔ اب آپ نے اگر اس قسم کا لفظ کہہ دیا۔ کہ آپ مجھے بہت یاد آتے تھے۔ ان الفاظ سے آپ کے میاں کا دل ہر طرف سے کٹ کے آپ کے ساتھ پیوست ہو جائے گا۔ کبھی اگر خاوند نے آپ کو پکارا ہے تو آپ نے کہا کہ میں حاضر ہوں۔ اس قسم کا الفاظ کا استعمال کرنا کہ جس سے دوسرے کو محبت کا میسج ملے۔ یہ بیوی کے لئے انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

تو دو مسکراتی آنکھیں یہ آپ کے پاس چابی ہے۔ زبان آپ کے پاس ایک چابی ہے۔ میٹھے بول بولیے اپنے خاوند کا دل جیت لیجئے۔

خوشبو کا استعمال

اسی طرح خوشبو کا استعمال آپ کے پاس ایک چابی ہے۔ قدرتی بات ہے کہ مرد ہو یا عورت خوشبو ہر ایک کو اچھی لگتی ہے۔ ہمارے محبوب ﷺ نے خوشبو کو پسند فرمایا۔ پوری دنیا کے انسان فطری طور پر خوشبو کو پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہمیشہ اچھی خوشبو استعمال کریں کہ خاوند جس کو سونگھنا پسند کرے۔ خوشبو سونگھنے سے انسان کے دل میں محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں۔ اسی لئے بیوی کو چاہیے کہ وہ ایسی خوشبو استعمال کرے کہ وہ زیادہ نہ پھیلے مگر خاوند قریب آئے تو اس کے

دل کو وہ جیت لے

ہاتھوں کی کنجی

دو ہاتھ، یہ بھی کنجیاں ہیں۔ جب آپ کسی موقع پر بات کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دے دیں گی۔ یا اپنے خاوند کے کندھے پر رکھ دیں گی۔ تو آپ کی بات کرنے کا خاوند پر اثر ہی کچھ اور ہو گا۔ اس میں اپنائیت آ جائے گی۔ محبت آ جائے گی۔ تو ہاتھ بھی اللہ رب العزت کی نعمت ہے۔

محبت بھرا بوسہ

اور ایک چیز جس کو کہتے ہیں۔ التنزو۔ بوسہ۔ حدیث پاک میں ہے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تم اپنی بیوی کے قریب ہونا چاہو تو اس کو پیغام دیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! کیا پیغام دیا کریں۔ فرمایا کہ بوسہ محبت کا پیغام ہے۔ جب تم بیوی سے اکٹھا ہونا چاہو تو اگر بوسہ دو گے تو پیغام پہنچ جائے گا۔ یہ بوسہ ایسی گونگی چیز ہے کہ یہ سب کچھ ہی کہہ دیتا ہے۔ یہ بوسہ ایسی گونگی چیز ہے دنیا جہان کا پیغام پہنچا دیتا ہے۔ یاد رکھنا جو میاں اپنی بیوی کا دل بوسے سے نہیں جیت سکا اب وہ اس کا دل تلوار سے بھی نہیں جیت سکتا۔ اسی لئے اگر کبھی دیکھیں کہ دلوں میں کچھ کدورت محسوس ہو رہی ہے۔ فرق محسوس ہو رہا ہے تو اللہ رب العزت نے آپ کو یہ نعمت دی ہے۔ اس نعمت کو استعمال کیجئے اور دوسرے بندے کو اپنی محبت کا پیغام پہنچا دیجئے۔

اداؤں کے تعویذ

یہ جو عورتیں تعویذ لینے آتی ہیں ناں...... کہ حضرت تعویذ دیں میرا خاوند میرے ساتھ ٹھیک نہیں تو مجھے بڑی حیرانی ہوتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ یہ جوان العمر

بیوی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو عقل دی، سمجھ دی، تعلیم دی، شکل دی، سب کچھ دیا اور یہ تعویز مانگتی پھرتی ہے۔

یاد رکھنا، عورت اگر نیکوکار سمجھ دار ہو تو اس کی ہر ادا مرد کے لئے تعویذ ہوتی ہے اللہ نے مرد کے دل میں عورت کی کشش ہی ایسی رکھ دی ہے۔ مرد کے دل میں عورت کی طرف مقناطیسیت ہی ایسی رکھ دی ہے کہ عورت کی ہر ادا مرد کے لئے تعویذ ہوتی ہے تو اللہ نے تمہیں تو اداؤں کے تعویذ دیئے۔ باتوں کے تعویذ دیئے ان تعویذوں کو کیوں نہیں استعمال کرتیں۔ کاغذ کے تعویذوں کے پیچھے کیوں بھاگتی پھرتی ہو۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ تھکا ہوا خاوند آتا ہے اور آگے سے بیوی بھی تھکی بیٹھی ہوتی ہے۔ اب تھکا ہوا بندہ تھکی ہوئی بیوی سے کیا فرحت پائے گا۔ تو Fresh (تروتازہ) ہوا کریں جب خاوند آئے اور اس کے سامنے محبت پیار کی بات کیا کریں اور کھلے چہرے سے استقبال کیا کریں۔ پھر دیکھیں کہ گھر کے اندر کیسے خوشیاں آتی ہیں۔

خاوند کی تعریف کرنا صحابیات کی سنت ہے

اور ایک بات ذہن میں رکھنا کہ اپنے خاوند کی تعریف کرنا عیب نہیں بلکہ بہت بڑی نیکی اور صحابیات کی سنت ہے۔ وہ اپنے خاوندوں کی تعریف کرتی تھیں۔ دیکھیں۔ جب آپ کسی کی اچھی باتوں پر اس کی تعریف کریں گی۔ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنی بری باتوں کو بھی اچھا بنانے کی کوشش کرے گا۔ مگر آپ تو زبان پر تعریف لانا گوارا ہی نہیں کرتی۔ ایسا ہم نے کئی مرتبہ سٹڈی کیا کہ خاوند کی تعریف کرتے ہوئے عورت کی زبان گنگ ہو جاتی ہے۔

سنئے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی کیسی کیسی تعریفیں کرتی تھی۔ حیران ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نبی علیہ السلام کی شان میں اشعار کہے۔

لنا شمسا و للآفاق شمس

ایک آسمان کا بھی سورج ہے اور ایک ہمارا بھی سورج ہے

وشمس خیر من شمس السماء .

لیکن میرا سورج آسمان کے سورج سے زیادہ بہتر ہے

فان الشمس تطلع بعد الفجر .

اس لئے کہ آسمان کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے

وشمسی تطلع بعد العشاء

اور میرا سورج تو عشاء کی نماز کے بعد طلوع ہوتا ہے

اب بتائیں جب بیوی پیار کے ان الفاظ سے خاوند کی تعریف کرے گی تو خاوند کی مت ماری گئی کہ وہ بیوی کو پیار نہیں دے گا۔ اس لئے فرمایا کرتی تھیں۔

لوامي زليخا لو راين جبينه . لاثرن قطع بالقلوب العدل يديع

کہ اگر زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں کبھی میرے محبوب کی جبیں جانی کو دیکھ لیتیں۔ تو وہ اپنے ہاتھوں کو کاٹنے کی بجائے اپنے دل کے ٹکڑے کر بیٹھتیں۔ کیا آپ نے بھی اپنے خاوند کی محبت میں کوئی فقرہ بولا یا کوئی شعر بولا۔ آخر اللہ نے آپ کو زبان جو دی۔ اپنی حمد کیلئے دی ہے۔ اپنے محبوب کے درود کے لئے دی ہے۔ اور اس لئے دی کہ آپ اپنے محسن اپنے خاوند کی تعریف کریں، اس کا شکر ادا کریں۔ اگر آپ یہ کام نہیں کرتیں تو پھر کیوں شکوے کرتی ہیں کہ خاوند توجہ نہیں دیتا۔ باہر اگر کوئی غیر محرم عورت دو بول بول دے گی تو آپ کی زندگی پر وہ ڈاکہ ڈال دے گی۔ اپنے خاوندوں کو گناہوں سے بچائیے۔ گھروں میں پیار دیجئے ایسا نہ ہو کہ پیار کی تلاش میں وہ گلیوں بازاروں کے چکر کاٹتے پھریں۔

خاوند کی ضرورت پوری کرنے سے انکار نہ کریں

اور آخری بات اور سب سے بڑی بات شریعت نے کہا کہ جب خاوند کو اپنی بیوی کے ساتھ ملنے کی خواہش ہو تو بیوی اگر پاکیزہ حالت میں ہے تو کبھی بھی ملنے سے انکار نہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر یہ اونٹ پر بھی سوار ہے تو نیچے اترے اور خاوند کی خواہش کو پورا کرے۔ حدیث پاک میں ہے اگر یہ تنور کی آگ پر بھی کھڑی ہے تو پیچھے ہٹے اور خاوند کی بات کو پورا کر کے پھر کام کرے۔ اور آج کی لڑکیاں اپنے خاوندوں سے اپنی بات منوانے کے لئے اس کو آلے کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ اس سے بڑا بلنڈر کوئی بیوی اپنی زندگی میں کر نہیں سکتی کہ خاوند تو اس کے قریب ہونا چاہے اور وہ دور ہو کہ نہیں ابھی نہیں پھر سہی۔ یہ تمام باتیں خاوند کو غیر مطمئن کر دیتی ہیں۔ چنانچہ وہ اطمینان کے لئے دوسروں کو تلاش کرتا ہے۔

افسوس کے ساتھ بتایا جا رہا ہے۔ ایک عالم تھے۔ ان کا کاروبار بہت اچھا تھا۔ کروڑوں کے مالک تھے۔ وہ میرے سامنے آ کر آنسوؤں سے رو پڑے۔ حضرت میں شریعت کا پابند رہنا چاہتا ہوں۔ کروڑوں پتی انسان ہوں لیکن میری بیوی ذرا ذرا سی بات پر مجھ سے ذرا رخ پھیر کے سو جاتی ہے۔ کئی کئی دن گزر جاتے ہیں میں اس کو کہتا بھی ہوں کہ مجھے ضرورت ہے لیکن وہ میری بات نہیں سنتی وہ اس کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتی ہے اب یہ حال ہے کہ میرا بھی زنا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ وہ آنکھوں سے رو پڑا کہ جب ایک ایک مہینہ بیوی قریب نہیں آنے دے گی، میری بھی جوانی کی عمر ہے میں کیسے اپنی نگاہوں کو بچاؤں گا، مجھے آپ حل بتا دیجئے۔ دوسری شادی میں کرتا نہیں چاہتا کہ میرے والدین دکھی پریشان ہوں گے اور بیوی سمجھتی نہیں ... اوند اگر گناہ کرے گا تو اس کے اس زنا میں

برابر کی گناہ گار اس کی بیوی بھی بنے گی۔ عورتیں یہ مت سوچیں کہ ہم بڑی پاکدامن ہیں۔ گھر میں رہتی ہیں۔ اگر آپ اپنے خاوند کو اپنے قریب ہونے سے انکار کرتی ہیں یا آگے پیچھے معاملہ کر دیتی ہیں۔ اگر آپ کے خاوند نے باہر جا کر نگاہ غیر محرم پہ ڈالی تو قیامت کے دن آپ کے گلے میں بھی رسی ڈالی جائے گی کہ تجھے ہم نے بنایا کس لئے تھا، تجھے نکاح میں جوڑا کس لئے تھا، تو کس مرض کی دوا تھی اگر تو اپنے خاوند کی یہ پیاس بھی نہ بجھا سکی تو پھر تو نے خاوند کا حق کیسے ادا کیا۔ اس لئے نیک بیویاں اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ پورا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کو گھر میں ایسا سکون دیتی ہیں کہ اس کو سکون کی خاطر کسی اور کی طرف نگاہ اٹھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔

اب تک جو باتیں کیں یہ صرف عورتوں کو سمجھانے کیلئے کیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خاوند کچھ نہ کرے۔ خاوندوں کو خاوندوں کی باتیں تو خاوندوں کی مجلس میں بتائیں گے۔ عورتوں کی مجلس میں عورتوں کی باتیں بتائیں گے۔ اس لئے کوئی عورت یہ مت سمجھے کہ جی سارے کام عورت کو ہی بتا رہے ہیں مرد کو تو بتا ہی کچھ نہیں رہے۔ بھئی مردوں کی محفل میں مردوں کو بتائیں گے۔ آپ کو کیا پتا کہ ان کو علیحدہ محفلوں میں ہم کتنا ڈانٹ ڈپٹ کر لیتے ہیں۔ اب بیویوں کے سامنے تو یہ کام نہیں نہ کر سکتے۔ ہم نے جوڑنا ہے کسی کو توڑنا تو نہیں کہ کل کو خاوند بیان میں نہ آئیں۔ او جی یہ تو بیویوں کے سامنے ہمیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، ہم تو بیان ہی سننے نہیں جاتے۔ تو حکمت کا تقاضا یہ کہ خاوند کو خاوند کے فرائض بتائے جائیں۔ اور بیوی کو بیوی کے فرائض بتائے جائیں۔

رب کریم ہمیں پرسکون زندگیاں نصیب فرمائے۔ اور ہمیں اپنا اپنا فرض منصبی پورا پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین